

طلابِ علوم تربیت کے مہیا

۱۹۹۱ء میں انسان کے اندر ملن سبے ہاں مل خارجیں اور
بیرد فی دنیا سے جہت تکمیلے احتقارت ایک
نفیاتی کیمپیٹ کا نام ہے، احساسِ حقائق
نتیجہ ہے انسان کے شک، شب، ضعف و
تدبیب اور خود رشنا کی کے نقدان کا،
گھر تا

اسان خود اپنے کو حیر میں نایا بھلے،
اوہس کو دھولک جوتا ہے کہ لوگ اس کو حیر
سمجھتے ہیں اور دنیا میں وہ بے تجیت اور
ذلیل ہے، حالانکہ یہ جغا دہ خود اپنے اور کرتا
ہے، یاد رکھئے جو خود اپنی نگاہ میں ذلیل ہو جائے
اس کو کوئی باعوت نہیں بن سکتا، اور جو خود کو
اینی تظریس گزارے کسی کو اس کی بالکل ضرورت
نہیں کہ اس کو اپنے دل یا آنکھوں میں جلدے
جس کی گنجائش خود اپنے یہاں نہیں ہے
اس کی گنجائش کون درمکان میں نہیں ہے
یہ زمین بقدر دل سمشتی اور پیلاتی ہے، اور
اس کی دسعت گھشتی اور طبصتی ہے، آدمی کو
یہ دیکھنا چاہیے کہ اس نے اپنے کو اپنے
دل میں کیا مقام دیا ہے اور اس کا معاملہ
خود اپنی ذات کے ساتھ کھلیبے، اگر کسی
نے اپنے کو ذلیل حیر، مجبور میں سے ہی دست د
بے بضاعت اور دنیا کے بازار میں بے تجیت
وہ بے فردت سمجھ لیا ہے تو اس کو دنیا سے
کسی انصاف اور کسی احواز کی توقع نہیں کرنی
چلے ہیئے، عالم طالی نے اسی حقیقت کو اپنے
اس شعر میں بیان کیا ہے۔

وَنَفْسَكَ أَكْرَمُهَا فَإِنَّكَ أَنْ تَمْهِنْ
عَلَيْكَ فَلَنْ تَلْقَى مِنَ النَّاسِ مُكْرِمًا
اپنی ذات کی خود عزت کرو، اس لئے
کہ اگر تم اپنی بمحکماہ میں ذمہ دار بے دزن
ہو جاؤ گے، تو پھر دنیا میں تھیس کوں یعنی
عزت کرنے والا نہیں ملے گا۔
اس کی زندگی کی بقاوار پسند کئے
حُسْنَةٍ حُسْنَةٍ إِنَّمَا يُحِبُّ الْمُحْسِنُونَ

بس طرح فذ اور بیاس لی ضرورت، مادہ ساز و سالان کی ضرورت ہے اور لوگوں نے اس کا ذمہ یہ ہے اسی طرح زندگی کے فرضیہ اور دعوار اور انسانیت کے شرف و اعتبار کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اس مادہ پرست کو تباہ میں دنیا میں وقتاً فوقتاً بغیر آنے خود طاری اور دنیا کے پیمانوں کے انکھوں اور حمارت کا بھی انہمار ہوتا ہے اور کوئی کسی گوشے یہ صد بھی آئی ہے، کہ —

استعد و ننی بمال فما اتا فی اللہ خیر
حاما تا کم بل انت سو مهدیت کو تفریح
جس روزیه صد بالکل بند ہو جائے گا
اور ساری دنیا نیلام کا متھی بن جائے گی
جهان جو ہر درد ک شعلہ میران اور سلاح
علم کسی نہ کسی دام پر نہیں بیکرے گے اور
افریں صادرات اور حواہات کی طرح

مرکز ہے اسی طرح نبوت محمدی نے کچھ اور اس
خصوصیات، اور کیفیتیں بھی پچھوڑے جس طرح
پہلا سرمایل میں مشتعل ہوتا ہے، اور اس
تعالیٰ نے اس کی حفاظت داشت اسی نتیجہ
کیا، اسی طرح دوسرا سرمایل بھی براہم مشتعل ہوتا
ہے اسی لاث تالانہ نام کی خلافاً کا کچھ

پڑے اور اسلامی عالم کے اسی حفاظت میں
انتظام فرمایا ہے، یہ اوصاف و خصوصیات
کیا ہیں؟ نعمین و اخلاص، ایمان و احتجاب
تعلیٰ مع اللہ، انعامت و اخبارات، خشوع و
حضور و عادا و بتهال، استغنا و توکل، اعتماد
علیٰ الشر، درد و محبت، خود شکنی و خودداری،
علوم نبوت و احکام اور اوصاف و کیفیات
دولوں کی جامع تحریکی۔ هؤالئے بعثت فی
الآمیت رَسُولًا مِّنْهُمْ تَأْوِیلُ عَلَيْهِمْ
ایتھے و بُرکیہم و یعْلَمُہم الكتاب
والحکمة " نبوت محمد ﷺ سے صرف علوم
واحکام لینا اور کیفیات و اوصاف کو ترک
کر دینا ناقص درشت ہے اور نا مکمل نیابت،
دنیا میں جن لوگوں نے نبوت کی نیابت کی اور
اسلام کی امانت ہر تک پہونچائی، وہ صرف
ایک حصے کے امن نہ تھے، وہ دولوں دلوں
سے مالا مال تھے، اب تھی اسلام کی دعوت، اور
اسلامی انقلاب صفر پر یہ حصے برپا ہیں
کیا جا سکتا، آپ کو جن اسلام کی طرز نسبت
کا شرف حاصل ہے وہ بھی ان دولوں خصوصیوں
کے جامع تھے، اگر آپ حقیقی نیابت کے منصب

بلند پر سر فراز ہونا چاہتے ہیں تو آپ کو
اس جامعیت کی کوشش کرنی پڑے گی،
اس کے بغیر علم و فن کی صناعی کا غذی بچھوں
ہیں، جن میں نہ خوبصورت تازگی، آج دنیل کے
بازار میں کا غذی اور ولایتی بچھوں کی لمحیٰ ہیں
ہم اور آپ اس میں کوئی قابل ذکر اضافہ نہیں
کر سکتے، یہاں تو نبوت کے باعث کے شاداب۔
بچھوں پر ہیں، جو تمہارا جان کو محصر کر دیں۔
اور جن کے سامنے دنیا کے بچھوں شرم جائیں
فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ
آپ کے پاس جودولت ہے اس سے
دنیا کا داں خالی ہے، آپ کے سینے میں علوم
نبوت ہیں، اور دہ حصالق ہیں جو دنیلے گم
ہو چکے ہیں، اور جن کے گم ہونے سے آج
عالم میں اندر ہی رہے، امن طرب انتشار ہے
شہر، فارسے، آپ اپنے ان سادہ بھروسے

سر و سادہ بے اپ پے سو سر پر
ان حیرت جگوں اور اس خالی جیب دامن
پر نظر نہ کریں، آپ دھیں کہ آپ کا سینہ مکن
دولتوں سے معمورا در آپکے اندر کیسا بدر
کامل ستور ہے۔ س

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسینی ندویؒ
 اور قیاسات در وایات کو افسانہ اور حرفات
 سے زیادہ ذمہ دینے کے لئے تیار نہ ہوں۔
 آپ توحید کی حقیقت سے واقعہ اور اس پر
 صحر ہوں، اور شرک اور تمام دنیا کے علم الامم
 کو خواہ دہ کیجئے ہی پر جدال علمی اصطلاحات
 اور فلسفہ کی زبان میں بیان کی گیا ہو حمارت کی
 نظر کے دیکھتے ہوں اور ”خُرُفَ الْعَوْلِ“
 غروراً سے زیادہ مرتبہ دینے کے لئے
 آنادہ نہ ہوں، آپ سنت کے اتباع کے حرص
 اور ”خَيْرُ الْهُدَىٰ هُدَىٰ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“ پر یقین رکھتے ہوں، اور
 بدعات کے مضر اور ناسقوں ہونے پر آپ کو
 شرح صدر ہو، غرض آپ اعتقادی، ذہنی
 فکری فتنبی، ذوقی اور عملی حیثیت سے بیوت
 محمدی کی جامیعت اور علمیت کے قائل اور
 اس کی عملی تفسیر ہوں۔

دنیا کے دوسرے سلنوں کے مقابلہ میں
 آپ کا انتیاز یہ ہے کہ ان حقائق پر دوسروں کا
 اجمالي ایمان کافی ہے، مگر آپ کو اس پر پورا
 ذہنی اطمینان اور شرح صدر ہونا چاہیے
 آپ کا صرف قائل ہونا کافی نہیں، اس کا
 داعی ہونا ضروری ہے، دوسروں کا یقین
 لازم ہو تو کافی ہے، آپ کا یقین متعدد ہونا
 چاہیے، جو سیکھوں ہزاروں انسانوں کو یقین
 سے بربز کر دے اور یہ اس وقت تک ممکن ہیں
 جب تک کہ آپ کا یہ سرور سرستی اور بخودی
 کی حد تک نہ پہنچا ہو، اور آپ میں یکہ ان
 یعود الی الکفر کے معاکرے ان یقذف
 فی النار“ کی حقیقت نہ پال جاتی ہو، تعلیمات
 بیوت سے دوسروں کی سرسری و اتفاقیت کافی
 ہے مگر آپ کے لئے علوم بیوت میں رسوخ، علوم
 بیوت سے عشق، علوم بیوت میں مقام فنا۔
 علوم بیوت پر اصرار صدر کی ہے اس کے بغیر
 دعوت کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا، بلکہ دعوتوں
 اور تحریکوں کے اس طوفانی دور میں اس کے
 بغیر پنی خصوصیات اور سرمایہ کی حفاظت بھی
 مشکل ہے۔

یہ بھی یاد رکھئے کہ بیوتِ محمدیؒ نے جس
 طرح علوم و احکام کا ایک بے پایاں و فراز اور
 دسیع ترین ذخیرہ پیچھوڑا“ فان الائیاع علو
 یور ثوابیناراً ولاد رہما ولکن ورثوا هذلا
 العلُو“ یہ ذخیرہ قرآن و حدیث فقه و احکام
 کی صورت میں محفوظ ہے، اور آپ کا مدرسہ
 بحدائق اس کی خدمت و اشاعت کا بہت بڑا

مدرسہ کے طالب علم کی حیثیت سے
 آپ کا کام بے زیادہ ناذک اور بے نیادہ
 عظیم ہے، میں ہمیں جانتا کہ اس وقت دنیا
 میں کسی جماعت یا کسی گروہ کا کام اتنا ناذک
 دسیع اور اہم ہو، ان الفاظ پر دوبارہ ہم تو سمجھئے
 کہ آپ کا ایک سربراہوتِ محمدیؒ سے ملا ہوا ہے
 دوسرے سرانہی سے۔ یہی آپ کے کام کی نزاکت
 کی وجہ اور آپ کی عظمت کی دلیل ہے، بیوت
 محمدی سے دا بستگی اور اتصال جہاں ایک
 بہت بڑی خوش نصیبی اور سرفرازی ہے، دباؤ
 ایک عظیم ذمہ داری بھی ہے، آپ کے پاس
 حکائی اور عقائد کی سبیے بڑی دولت اور بے
 عظیم سرمایہ ہے، اس فائل کے آپ پر چند
 ذمہ داریاں عالمہ ہوتی ہیں، آپ میں فیر تزلیل
 یقین اور راسخ ایمان ہونا چاہیے، آپ میں
 یہ حوصلہ اور سہمت ہونی چاہیے، کہ ساری
 دنیا ملتی ہو، تو اس کے ایک نقطے سے بھی دن
 بردار ہونے کے سوال پر عنور نہ کر سکیں، آپ کے
 دلوں میں اس کی حمایت و نصرت کا جذبہ موجود
 ہونا چاہیے، آپ کا دل اس بے بد دلت
 پر فخر اور شکر سے ببرزی ہو، آپ کو اس کھدا
 اس کی معقولیت، اس کی ابدیت، اس کی ہر زمان
 میں صلاحیت، اس کی بندی و برتری اور اسکی
 معصومیت پر غیر تزلیل یقین ہو، آپ اس کے
 مقابلہ ہر چیز کو پورے اطمینان کے ساتھ چاہتے اور
 جاہلیت کی شکننگھتے ہوں، آپ جہاں احکام خداوندی
 اور تعلیماتِ اسلامی کو سن کر سمعنا و اطعنا
 کہیں دیاں جاہلیت کے نظام اور جاہلیت کے
 علمبرداروں کو مخاطب کر کے کہیں کہ کفرنابکو
 وبل ابیننا و بینکو العداوة والبغضاء
 ابدآ حستی تو نمنوا باللہ وحدۃ“

آپ اسلام ہی کی رہنمائی اور اسوہ محمدیؒ ہی
 کی روشنی میں دنیا کی نجات کا یقین رکھتے ہوں
 اور آپ کا اس پر حقيقة ہو کہ اس طوفانِ نفح
 میں سفینہ نوح صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کی بیوت اور امامت ہے، آپ یعنی
 کرتے ہوں کافرا و ادھ اقوام کی سرفرازی اور سرپلندی
 کی شرط صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
 اتباع ہے، اور یہ بالکل حقیقت ہے کہ
 محمد عربی کا بر وئے ہر دوسراست
 کیلئے عک دش نیت عک بر سرداد

آپ تعلیماتِ بیوتؒ کو عمل کا بت باب
 اور حقیقت اس حقائق کو سمجھتے ہوں، آپ اس کے
 مقابلے میں تمام دنیا کی اہمیات اور فلسفہ مابعد میں

بین الاقوامی پریز

مولانا محمد حسنی ر

حضرت مولانا عبد القادر رائے پوری نے ایک مرتبہ ایک دلچسپ حکایت فرمائی اس کا خلاصہ یہ ہے کہ چند آدمی ریل سے سفر کر رہے تھے، وقت لگنے اڑی کے نے ایک دوسرے کے حالات دریافت کرنے شروع کئے، موضوع یہ تھا کہ کون کس سے ہے، رب نے کسی نہ کسی کا نام لے لیا، قریب ہی ایک صاحب بیٹھے ہوئے تھے جو میں حصہ نہیں لے رہے تھے اور بالکل خاموش تھے، جب سب اپنے اپنے پیر دل کو چلے تو ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ صاحب آپ اتنی دیرے خاموش بیٹھے ہو آپ ہمی توبتا ہی کہ آپ کا پیر کون ہے؟ ان صاحب نے ڈرے اطمینان سے اپنے سر کرتے ٹاٹا، اور اس سر ماتھے ہمراہ کر جواب دیا کہ میرے بسرے ہے میر

ہماری موجودہ دنیا کے متعلق آج جو بھی کہا جائے اور تکھا جائے اس نہیں کہ اس کا سبے بڑا مذہب "نفس پرستی" اور اس کا سبے بڑا پسیر شکر یہ ایسا ہیں الادوامی پسیر ہے کہ اس کا حلقة ادارت مشرق و مغرب اور عرب و عجم برپھیلا ہوا ہے اور اس کا سکھ ہر ملک میں رہا ہے۔ اس نے بہت سے چھوٹے پیروں مثلاً قومیت، آمریت، زمگ و نسل اور زبان و دین کے پچاریوں کو اپنی بچھلنے اور حلقة بنانے کی اجازت ضروری رکھی ہے لیکن اس شرط پر کہ سے کے ماتحت بن کر رہیں اور اسی سے کب فیض "کریں، اور ہر فائدہ اور آمدی میں امقدام رکھیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ سوسائٹی کی نظر دل سے دہ معیار اوجھل ہو گئے اس ہرہ گیر مذہب اور اس کے سبے بڑے پادری یا پردوہت کے خلاف علم بغاود کرتے تھے۔ اور اس کے سارے اثرات (جس کو ہم اپنی نئی زبان میں معیار زندگی بہتر انتشاریات مادی ترقی اور معاشی خوشحالی جیسے خشن نامانوں سے تعیین سے آزاد ہو کر پنے عمل سے یہ اعلان کرتے تھے کہ انسانیت صرف اچھا کھانے پہنے اور اپنے مرکان میں رہنے کا نام نہیں ہے بلکہ یہ انسان کی ایک ایسی ضرورت جس کی تکمیل قدر دشکرگذاری اور اطمینان کے ساتھ ہونی چاہیے۔ بچوں کی طرح اپنی بھولی نظر دل سے دیکھنا، فاقد زدہ دل کی طرح اس پر گزنا اور اس کو پا کر اپنے انسان کے جو ہر عالی اور اس کی بند استعدادی کی سخت ناقدری اور توہین ہے معیار جو خدا کے فضل سے ہر زمانہ میں اور ہر جگہ پائے جاتے تھے، اس زمین میں نشانی بن کر اور انسانوں کے جنگل میں پرچم کی طرح بلند ہو کر اس بات کی دعوت کو اپنے کو اس نفس کی فلامی اور اس شکم کی ایری سے آزاد کر دی جس کی وجہ سے خدا کی ایک مخلوق "گلے، بیل، سور، اور کتنے کے ذمیں نام پکاری جاتی ہے جس کے سامنے صرف دو حصے ہیں اسی خواہش، اور اتنا است:

نفس پرستی اور شکل پرستی اور اس کے نتیجہ میں مادیت و حیوانیت کی تھیں۔ میر پیریں، ہر ہیں تو، جن میں دراپ پیپ، میں اور اپنے بھائیں اور اپنے بھائیوں کی تھیں۔ میر پیریں اور شکل پرستی اور معاشرہ یا کسی آبادی اور قبیلہ کو اپنی لپیتی گھٹاؤں نے جب کبھی کسی ملک اور معاشرہ یا کسی آبادی اور قبیلہ کو اپنی لپیتی گھٹاؤں نے جب کبھی کسی ملک اور معاشرہ یا کسی آبادی اور قبیلہ کو اپنی لپیتی گھٹاؤں نے اس وقت اللہ کے مخلص و مقبول بندوں اور عالیٰ ہمت اور بلند حوصلہ اور دنیا کے واج و دستور، انسانوں کے قیاس دو تجربہ راجح وقت معلومات اور بہوا کے سخن کے خلاف ایک ایسے طرزِ زندگی اور ایسی سطح کا نمونہ پیش کیا۔ حضرت ریزدال اور ٹھیکیردال اور روپیوں اور اشرفیوں میں کوئی فرق باقی نہیں رہا اور شاہ دلگا سب برابر ہو گئے تھے اور ان کے ساتھ جو ردیہ اور بر تاؤ تھا درہ کے حکم، شریعت کے فیصلے اور سنت نبوی کی روشنی درستہ انسانیت اعلیٰ نموں نے رجوز میں کی برکت اور پوری انسانیت کی قابل فخر دولت ہے۔ نفس پرستی اور شکل پرستی اور حکمانی پر سہیش ضرب لگائی اور یہ بتایا کہ کام لذت اور خواہشات نفس کی تکمیل سے بڑھ کر ایک اولذت ہے جس کا مزہ تکھنے آدمی کی ان حیر اور فانی لذتوں کی طرف مڑکر دیکھنا بھی نہیں چاہتا۔ البتہ اس کا مزہ تکھنے پہنچنے کی وجہ قبائلی اینار اور صبر کی ضرورت ہوتی ہے۔

فتنے سے ان کو بچانے کی ضرورت ہے کہ
یہ علارہی کی اصل ذمہ داری ہے اور وہی
اس فرض کو انجام دیتے ہے ہیں جس کی وجہ
سے سارے چوراہ سو سال گزر جانے کے
بعد بھی اسلام اپنی اصل شکل میں موجود ہے
کو مسلمان اس نعمتِ عظیمی کی قدر سے کوتاہ
دست ہو گئے ہیں۔ موجودہ عہد کے نئے
نئے افکار و نظریات کی بھی اور شملش میں عوام
کے اندر دینی اعتماد و تلقین پیدا کرنے کی
شدید ضرورت ہے اگر ایسا نہ کیا گیا اور اہل
درسر پانے مدرس کی چھار دیواری اور ظلہ
کی محدود تعداد کے اندر رہی محصور ہو گئے
اور باہر کی دنیا سے زندگیں بندگیں تو ان
طلبہ پر جلنے والی محنت بھی رائٹکار جائیں
کو جب وہ اپنی نو عمری اور نابھروس کاری اور
ناقص تربیت کے ساتھ بگڑے ہوئے

۱۰۷

مولانا محب اللہ اردوی (متهم دا علوم نڈھے بع

مولانا محب اللہ صاحب لاری ندوی ہبھتم دارالعصر لوم کی ایسیہ محترمہ ۲۰ اپریل
اور یکم سئی کی درمیانی شب کو حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا۔ ان اللہ وال
الصیر راجعون۔

مرحومہ مشرقی طرز کی نیک اور صاحب خاتون تھیں۔ صومعہ صسلوہ اور دینی امور کا ان
کرتی تھیں ہر صورت سے ان کو بیلیڈ پریشرا اور ذیابطس کا عارضہ لاحق تھا۔ دو لیم قبل ا
پیر دل کا دورا پڑا، مڈاکٹروں کے مشورہ سے اسپتال میں داخل یا نکیا مگر ان کی حالات
گزرتی ہی بھی اور صرسوی فلسفہ کے مطابق ماہ مسی کا آغاز ہوئے نصف گھنٹہ ہی
تھا کروچ قفسِ عنصری سے پرداز کر گئی انتقال کے وقت ان کی عمر پچھتر سال
زائد تھی پس مانندگان میں تین لڑکے اور ایک لڑکی بے، تینوں لڑکے انتقال
وقت موجود تھے، تینیں اسی دن بعد نمازِ ظہر ڈالی گنج کے قبرستان میں ہوئی، نماز

بہتر صاحب سے ان کی رفاقت کی مدت ۲۰ سال کی تھی یہ مدت اتنی ہے کہ اس میں جدائی کا جواہر بہاؤ بوجہ ایک ناقابل انتہا حقيقةت ہے، بہتر صاحب کی سے دینی روح درجہ بہ کے عامل اور دین کے فروع کے لئے کوشش کے ہر ان کی گھریلو زندگی بیکسوئی اور موانت کی رہی، بچوں کی تربیت اور دیگر دینی تلقاف کے فکر مند ہے اس سلسلہ میں ان اہلیان کے لئے تقدیت کا باحت منعیں ان

دینی مذاج کے باصے میں جن بالتوں کا حمل ہوا وہ بڑی قابل تقدیر دا احترام ہیں۔
مہتر صاحب مدظلہ العالی اس وقت ۸۰ سال سے متبعاً وزیر ۶۰
نفات کا ڈمشک ان کے لئے ایک صبر آنما مرحلہ ہے، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ
حضرت مہتمم صاحب کو صبر دراستقامت عطا فرمائے، اور مرحومہ پر اپنی خاص
عنایتیں کرے اور رحمتوں کی بارش کرے۔ آئین۔
تمام فارغین سے دعائے مغفرت اور بصالِ ثواب کی درخواست

ارزوں اور گاؤں کے لئے ہیں گے، اس دن یہ

وہاں پہنچ کے کالا رہ بسی، اور اسی سات

لیخا اپ قاب الحدود میں ہے، اب اس کے

ڈرداری کی اس نیت کی خود طرفی اور پیروں

کی سرداری کی شان دامت امیر ہے تھا اپکے

سرے اس کی قوتوں اور حرب کی اسی سے

ہیں کی بسا کی جھوک جھوک نے مدد اور پیش

لے انصبیری سے بلند ہوئے کاد عوی خود

بھی ہیں کیا، اس کی قوت تو اپکے ہی سے

ہوئی ہے جن کے اسلام میں ام الائمه

ادام احمد ہے جنہوں نے خود اور خود شناس اہم

گزے میں جن کو حضرت عیا کی قیمت پر

خریدیں کیا، ام فرانجی ہے مالی ہمہت

جھوں نے حرم خلافت کے اشارہ کے باوجود

نظام بعراک صدر مکی جو خلافت کے

بعد سب بڑا ہی اعزاز تھا اقبال ہیں کی،

حضرت محمد تعالیٰ شان "جیسے صاحب عزیز

جمول نے جہاں کے سامنے بھائی پر ایسا

کی ایسری کو ترجیح دی، آپ کے اسلام میں

مزاح خداوندی مخالف تھا اور اپنے کا

حتماً دینیں کے ساقونہ کے سیال میں

آئیں اس میں آپ کا کوئی حرم نہیں

بہترین زبان دی گئی، فرانجی میں کہا گیا

انداز لانہ، قرآن کریم میں کہا گیا

کے مضامین اور مولانا شبل عبدالکریم

نور العدل کا ذیکرہ میں بعثت اور

کیسی فرمایا گیا۔ بسان عکری میں

کہ اس کے بعد آپ میں سے ہر شخص کو یہ کہے کا

حتماً عطا کرے، آپ اپنی اصل

قوت اور حقیقتی دلت لے جائیں اور پورے

جنم فہمی، اور انشا پردازی کے ایسے نوٹے

چھوڑ دیں جو میں نوٹ کرنے کے لئے میں

بھروسے میں جو اپنے کو کہا گیا

اور ان کے دل دماغ میں نوٹ کرنے کے لئے

چھوڑ دیں جو میں نوٹ کرنے کے لئے میں

بھروسے میں جو اپنے کو کہا گیا

اور ان کے دل دماغ میں نوٹ کرنے کے لئے

چھوڑ دیں جو میں نوٹ کرنے کے لئے میں

بھروسے میں جو اپنے کو کہا گیا

اور ان کے دل دماغ میں نوٹ کرنے کے لئے

چھوڑ دیں جو میں نوٹ کرنے کے لئے میں

بھروسے میں جو اپنے کو کہا گیا

اور ان کے دل دماغ میں نوٹ کرنے کے لئے

چھوڑ دیں جو میں نوٹ کرنے کے لئے میں

بھروسے میں جو اپنے کو کہا گیا

اور ان کے دل دماغ میں نوٹ کرنے کے لئے

چھوڑ دیں جو میں نوٹ کرنے کے لئے میں

بھروسے میں جو اپنے کو کہا گیا

اور ان کے دل دماغ میں نوٹ کرنے کے لئے

چھوڑ دیں جو میں نوٹ کرنے کے لئے میں

بھروسے میں جو اپنے کو کہا گیا

اور ان کے دل دماغ میں نوٹ کرنے کے لئے

چھوڑ دیں جو میں نوٹ کرنے کے لئے میں

بھروسے میں جو اپنے کو کہا گیا

اور ان کے دل دماغ میں نوٹ کرنے کے لئے

چھوڑ دیں جو میں نوٹ کرنے کے لئے میں

بھروسے میں جو اپنے کو کہا گیا

اور ان کے دل دماغ میں نوٹ کرنے کے لئے

چھوڑ دیں جو میں نوٹ کرنے کے لئے میں

بھروسے میں جو اپنے کو کہا گیا

اور ان کے دل دماغ میں نوٹ کرنے کے لئے

چھوڑ دیں جو میں نوٹ کرنے کے لئے میں

بھروسے میں جو اپنے کو کہا گیا

اور ان کے دل دماغ میں نوٹ کرنے کے لئے

چھوڑ دیں جو میں نوٹ کرنے کے لئے میں

بھروسے میں جو اپنے کو کہا گیا

اور ان کے دل دماغ میں نوٹ کرنے کے لئے

چھوڑ دیں جو میں نوٹ کرنے کے لئے میں

بھروسے میں جو اپنے کو کہا گیا

اور ان کے دل دماغ میں نوٹ کرنے کے لئے

چھوڑ دیں جو میں نوٹ کرنے کے لئے میں

بھروسے میں جو اپنے کو کہا گیا

اور ان کے دل دماغ میں نوٹ کرنے کے لئے

چھوڑ دیں جو میں نوٹ کرنے کے لئے میں

بھروسے میں جو اپنے کو کہا گیا

اور ان کے دل دماغ میں نوٹ کرنے کے لئے

چھوڑ دیں جو میں نوٹ کرنے کے لئے میں

بھروسے میں جو اپنے کو کہا گیا

اور ان کے دل دماغ میں نوٹ کرنے کے لئے

چھوڑ دیں جو میں نوٹ کرنے کے لئے میں

بھروسے میں جو اپنے کو کہا گیا

اور ان کے دل دماغ میں نوٹ کرنے کے لئے

چھوڑ دیں جو میں نوٹ کرنے کے لئے میں

بھروسے میں جو اپنے کو کہا گیا

اور ان کے دل دماغ میں نوٹ کرنے کے لئے

چھوڑ دیں جو میں نوٹ کرنے کے لئے میں

بھروسے میں جو اپنے کو کہا گیا

اور ان کے دل دماغ میں نوٹ کرنے کے لئے

چھوڑ دیں جو میں نوٹ کرنے کے لئے میں

بھروسے میں جو اپنے کو کہا گیا

اور ان کے دل دماغ میں نوٹ کرنے کے لئے

چھوڑ دیں جو میں نوٹ کرنے کے لئے میں

بھروسے میں جو اپنے کو کہا گیا

اور ان کے دل دماغ میں نوٹ کرنے کے لئے

چھوڑ دیں جو میں نوٹ کرنے کے لئے میں

بھروسے میں جو اپنے کو کہا گیا

اور ان کے دل دماغ میں نوٹ کرنے کے لئے

چھوڑ دیں جو میں نوٹ کرنے کے لئے میں

بھروسے میں جو اپنے کو کہا گیا

اور ان کے دل دماغ میں نوٹ کرنے کے لئے

چھوڑ دیں جو میں نوٹ کرنے کے لئے میں

بھروسے میں جو اپنے کو کہا گیا

اور ان کے دل دماغ میں نوٹ کرنے کے لئے

چھوڑ دیں جو میں نوٹ کرنے کے لئے میں

بھروسے میں جو اپنے کو کہا گیا

اور ان کے دل دماغ میں نوٹ کرنے کے لئے

چھوڑ دیں جو میں نوٹ کرنے کے لئے میں

بھروسے میں جو اپنے کو کہا گیا

اور ان کے دل دماغ میں نوٹ کرنے کے لئے

چھوڑ دیں جو میں نوٹ کرنے کے لئے میں

بھروسے میں جو اپنے کو کہا گیا

اور ان کے دل دماغ میں نوٹ کرنے کے لئے

چھوڑ دیں جو میں نوٹ کرنے کے لئے میں

بھروسے میں جو اپنے کو کہا گیا

اور ان کے دل دماغ میں نوٹ کرنے کے لئے

چھوڑ دیں جو میں نوٹ کرنے کے لئے میں

بھروسے میں جو اپنے کو کہا گیا

اور ان کے دل دماغ میں نوٹ کرنے کے لئے

چھوڑ دیں جو میں نوٹ کرنے کے لئے میں

بھروسے میں جو اپنے کو کہا گیا

اور ان کے دل دماغ میں نوٹ کرنے کے لئے

چھوڑ دیں جو میں نوٹ کرنے کے لئے میں

بھروسے میں جو اپنے کو کہا گیا

اور ان کے دل دماغ میں نوٹ کرنے کے لئے

چھوڑ دیں جو میں نوٹ کرنے کے لئے میں

بھروسے میں جو اپنے کو کہا گیا

اور ان کے دل دماغ میں نوٹ کرنے کے لئے

چھوڑ دیں جو میں نوٹ کرنے کے لئے میں

بھروسے میں جو اپنے کو کہا گیا

اور ان کے دل دماغ میں نوٹ کرنے کے لئے

چھوڑ دیں جو میں نوٹ کرنے کے لئے میں

بھروسے میں جو اپنے کو کہا گیا

اور ان کے دل دماغ میں نوٹ کرنے کے لئے

چھوڑ دیں جو میں نوٹ کرنے ک

بُرے کالے طوطاں

وقت میں لال لئی، جب یہ انکشاف
ہوا کہ برتاؤ کی جاسوسوں نے پہلی جنگ عظیم
کے بعد اپنے ایک جاسوس جو من حکومت تک
بہنچا نے میں کامیابی حاصل کر لی، یہ جاسوس
ہنڑکہ بڑا معتدین گیا۔ اس کے مشودوں کی
روشنی میں اس کے سارے اقدامات ہوتے
تھے، اس برتاؤ کی جاسوس نے یکمیں سال
تک جو من حکومت میں کام کیا، اور اس کی پیدا

تم جوں حکومت میں کام فیا، اور اس لیے جدید
ہی اتحادی طاقتول کو جرمن پر فوجیت حاصل
ہو سکی۔ اس کہانی کو سامنے رکھ کر اسرائیل نے
عالیٰ عربی میں روایتی انداز میں جاسوسی کے
بیکارے دور دس انوکھا منصوبہ ترتیب دیا۔
اردن اور عراق میں بھی اس منصوبے پر عمل
کیا گیا ہے۔

ان منحصر کہانیوں کی روشنی میں مشائق
ادلان کے رفقاء کے کارنا موال کا جائزہ لے
سکتے ہیں۔

آئندہ سطور میں بعثت پارلی کے دستور، نظریات، اور عالمِ عرب میں ان نظریات کی تنقید کا جھمکا جائزہ پیش کیا جا رہا ہے۔ اگرچہ پارلی شام میں قائم ہونی تھی، لیکن مصر و عراق کے نمائندے بھی اس میں شرکیت رہے، مصر پر بھی بعثت پارلی کی روح جھائی، جس مصر و شام کے درمیان

انضمام ختم ہو گیا تو مصر میں الاتحاد الاشتراکی
کے نام سے سرکاری سرپرستی میں پارٹی قائم
ہوئی۔ اس پارٹی کے دستور اور بعثت پارٹی
کے دستور میں کوئی فرق نہیں تھا۔
عراق اور شام میں بعثت پارٹی کی اپنے
نام کے ساتھ موجود رہی، گولاں پر قبضے کے بعد
عراقی اور شامی اور کان کے درمیان اختلافات
ہو گئے جو سیاسی سطح تک محدود رہے۔
بعثت پارٹی کی تشکیل و تعمیر اور شام
و عراق میں قائدانہ اور منفرد اور کان کی

یہ میشیل عفلق کو غیر معقول ہے تھے
صلی ہسونی، شام و عراق دو نوں بی ملکوں
میں اس کی پرستش کی گئی، میشیل عفلق کوں
تحاہ تازہ ترین انحصاریات سے معلوم ہوتا
ہے کہ میشیل عفلق سابق اسرائیلی دزیرِ اعظم
گولڈمائر کے داماد، بیرودت میں فرانسیسی
موجودی ہے چار دن کی مسلسل بحث و مباحثہ
کے بعد "حرب البعث العربي الاشتراکی" کے
دستور کو منظور کیا گیا جس میں احمد مالیک
دفعات مع تمہیدی نقدوں کے ہیں۔
حرب "البعث العربي" کی تعریف نے
الفاظ میں تعین کی گئی۔

شارت خانہ کا ملازم خاص اور موساد کا
خصوصی ایجنت تھا، میشیل عفلق نے
فرنس کو اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنایا، وہاں
اس کی درستی شام دعاوی کے ان ذہین طبار
اور قائدین سے ہونی جو اپنے ملکوں سے
شاکی تھے۔ میشیل عفلق نے ان تمام عناصر
کی سرپرستی کی۔ بعد میں عفلق کے مقاصد کی
سکھل میں مرد و معاویات ثابت ہوئے۔
صلح حسین سے عفلق کی ملاقاتیں شفقت

دوسری جنگ عظیم کے بعد نقصانات
کی تلافی اور صنعتی و فوجی ترقی کے لئے امریکہ
نے ارشل پلان بنایا تھا، جس کے نتیجے سے
جاپان و جرمنی اور خود امریکہ فائدہ اٹھا بے
ہیں لیکن عالم اسلامی خصوصاً عالم عربی پر پھر
کو مستحکم کرنے کے اس کی طاقت لوگوں درمی اور
شکر و ریخت سے دچار کرنے کے لئے
ایک ایسا ارشل پلان ترتیب دیا گیا جس کے
نتیجے میں اسرائیل خصوصاً اور استعماری صفا

دفاع اور ذریاع کی خصوصی اجازتے
اس جاسوس کے سامنے سارے فوجی راز
رکھتے گے، اسکو فوجی مرکز کے خصوصی دفتر
کی نصف ابھازت دی گئی بلکہ پورے ملک
میں فوجی یونٹ کی تقسیم اور ہوائی جہازوں کے
رکھنے سے متعلق خصوصی روپورٹ دینے کی
ہدایت بھی لی، پھر جب ۵ جون ۱۹۶۵ء کا دن
آیا تو اسرائیل جاسوس کے بنائے ہوئے پر گرام
کے مقابلے چند گھنٹوں میں مصری فضائیہ پر باد
کردی گئی اور مصرا کا وسیع ترین علاقہ دشمن
کے قبضے میں چلا گیا۔

مولانا پانے وجود اور حفظ و مامون رله سیں
اوسلان ممالک روابی دشمنوں کے ہاتھوں
تباه و بر باد ہونے کے بجائے خود اپنے ہی
ہاتھوں خود کشی کرتے رہیں۔

اخوان المسلمین کے مجاہدین کے ہاتھوں
قریب تھا کہ اسرائیل کے وجود کا خاتمه ہو جائے
یا کن عرب حکومتوں کی بدانشی بلکہ خداری
کی بدولت یہ نتح شکت کی صورت میں تسلیم
ہو گئی اور اسرائیل کو شکت دینے کا قضیہ
خواب خیال ہت گیا۔ اس صورتِ حال سے
سبے زیادہ فائدہ اسرائیل نے اٹھایا، استعماری
ممالک کا حجم اکٹھا کر لے۔

پچھا اس سرسی عصیدات ایں لوئیں
ادلان کے بھائیوں کے متعلق شائع ہوئیں۔
اس تھے کا خلاصہ یہ ہے کہ ۲۵۲ میر
موساد نے کوہین کو برآمد ہمیجا جہاں اس نے
اپورٹ اسپورٹ کا دفتر کھولا اور وہاں مجدد
شامی ولبنانی عرب ہجرین سے اپنایہ تعارف
کوایا کہ ہم شام سے ہجرت کر کے آئے ہیں چار
جتنے کی مثال کو سامنے رہیں تو امریکہ اور بھارت
نے اس مائل پلان میں بنیادی کردار لے کر
فائڈہ بھی سبے زیادہ اٹھایا، اور اس کا سلسلہ
جاری ہے۔

دینے کا نیصلاریلی کابینہ نے ۱۹۳۶ء میں
کریاتھا اس موضوع پر جو کتاب میں شائع ہوئی
ہیں ان کے مطابعہ میں معلوم ہوتا ہے کہ موساد
نے عالمِ عرب میں اسرائیلی جاسوسوں کو کلیدی
اوسمی عہدیں اور مناصب تک پہنچانے کا
منصوبہ ٹھیکے غور فکر اور بحث و مباحثہ
کے بعد بنایا۔ موساد متعلقہ کتاب میں نہونے
کے طور پر صرف ایک واقعہ کی لفت اشارہ کیا
گیا ہے، میں ۱۹۴۷ء میں اس واقعہ پرے
پردہ اٹھ چکا تھا۔

۱۹۵۲ء میں موساد نے آرام افیہ
کے نام سے اپنا ایک جاسوس مصری کام کرنے
کے لئے تیار کیا۔ اس جاسوس نے منصب
کے مطابق اس سر ہم انتہ کو تاحراصلوں کی صورت

اسرا میں کو زندہ کرے۔“
قامر راست اسرا میں کے
اپنی باری پر اپنے ظرف کے مط
کا تصرف کرتا رہتا ہے۔

ادل دن ہی سے ہمیشہ اور ہر امر کی صدر
کے عہد میں اسراہیلی جا رحیت کو امریکی
پشت پنا ہی حاصل رہی، اس جا رحانے
ریاست کو نہ رار دن ملین ڈالر، زبردست
اقتصادی امداد اور خطرناک اسلحہ جات
سے مالا مال کیا گی، جو یہودی ریاست
کے علاوہ کسی کے ساتھ کبھی کیا ہے اور
نہ ہی کر سکتا ہے۔

۱۹۶۷ء کی جنگ کا نقشہ و منصوبہ
بھی اسراہیل کے ساتھ مل کر خود امریکی ہی
نے بنایا تھا، یہی وہ جنگ تھی جس کے
ذریعہ اسراہیل نے پوری سر زمین پر اپنا
قبضہ جایا تھا، فلسطین کے علاوہ مصر
سے سینا اور دمشق سے جولان کو بھی
ملایا تھا۔

اسی طرح ۱۹۸۳ء میں امریکہ نے اسرائیل کو ہوانی لائن سے ہتھیاروں کی زبردست مدد کی جس کے ذریعہ ان کی ظاہری ہنریت و ناکامی کو فتح و کامرانی سے بدل دیا۔

اس طرح اسرائیل نے جب بنان کے اچھے خاصے علاقہ پر ۱۹۸۲ء میں تسلط و قبضہ جمایا تو امریکہ نے اس کی بھرپور تائید کی اور عنقودی و فضوی بمبوں کی ایسی نوازش کی جس سے رطب دیا بس سب کو خاک میں ملا دیا تھا اور بیردت کے نہاروں میں مرد عورت جوان بوڑھے بچے و کنڑوں کو بری طرح بلاک کر دالا تھا۔

ریاست اسرائیل کی امریکی تائید و
حماہت کے یہ دہ مظاہر و مواقع ہیں جو
مدتوں سے جاری ہیں اور اب بھلی مریکہ
کے خزانہ عاصمہ میں نولٹشات و عنایات
لطف و کرم، محبت و ہمدری کا کافی اسٹاک
بیع ہے، جو اپنے یہودی حلیفوں کے لئے
بچار کھاے، اور وہاں کا سر صدر رائیں

کھول دئے جائیں۔

اسی طرح امریکہ نے ۱۹۴۷ء میں اقوام متحده میں پیش کئے جانے والے تقسیم فلسطین کے منصوبہ کی تائید کی اور اقوام متحده کی جنرل اسمبلی کی طرف سے اس کو نافذ کرنے پر برطانیہ کا ساتھ ریا، بلکہ اس پیش شدہ تقسیمی منصوبہ میں یہودیوں کو ضریب فلسطینی آراضی دلانے میں تعلطف و کرم جو دوستی کی حد کر دی۔

مشیر دایز میں (Secretary of War) ہمہ مصائب نے اپنی ڈائری میں لکھا ہے کہ سورج ۲۸ نومبر ۱۹۴۷ء میں جب انھوں نے صدر ترد میں (Truman) سے ملاقات کی تھی تو فلسطین کے سلسلے میں بھی گفتگو کی تھی اور یہ بھی گوش گزار کیا تھا کہ عرب و یہود کے مابین ملتفت کی تو امریکی صدر "روزولٹ" (FRANKLIN ROOSEVELT) نے فوراً اس فیصلہ کی پرتوں تائید و حمایت کی، پھر اس کے بعد اس قرارداد کو امریکہ کی ریپلبیکن وزیریوں کریں پارٹی کا اجتماع منعقد ہوا تھا، جس میں صدارت کے لئے مشیر "روزولٹ" کو اپنا نمائندہ کھڑکیا اور ۲۷ نومبر ۱۹۴۷ء کو ہمہوری پارٹی کا اجتماع ہوا جس میں مشیر "ہنری زیزان" کو اپنا نمائندہ نامزد کیا گیا اور یہ دونوں پارٹیاں امریکی قوم کی نمائندگی کر رہی تھیں، ان دونوں پارٹیوں نے اپنے اپنے اجلاس میں اس یہودی قرارداد کی تائید کی جس میں فلسطین کو یہودی ریاست میں تبدیل کرنے کا غزم تھا اور دونوں پارٹیوں کے نمائندوں نے یہ وعدہ کیا کہ اگر وہ انتخاب میں کامیاب ہوئے

تو اس قرارداد کو ضرور عملی جامہ پہنائیں گے۔

چنانچہ ۱۹۴۷ء کے عام انتخاب میں جب "روزولٹ" کو کامیابی ملی اور کرسی صدارت پر ٹکن ہوئے تو یہودیوں کو بڑی نوازش دعطف دکرم سے نوازا، ان کی جائز ناجائز مطالبات کو پورا کرنے میں بڑی دلچسپی لی، حتیٰ کہ ۱۹۴۵ء میں جب شاہ عبد العزیز آل سعود مرحوم سے مصر کے "الخطیوم" ہٹولی میں ملاقات کی تو یہودیوں کی درخواست و اصرار پر ۲۰ ملین زر کے عوض خبر اور مدنیہ کے قرب و جوار میں یہودیوں کو بننے کی اجازت مانگی۔ اس لئے کہ اسلام سے پہلے وہ یہاں آباد تھے، لیکن غیر مسلم بادشاہ نے اس درخواست کو بڑی سختی سے رد کر دیا۔

صدر روزولٹ کے انتقال کے بعد ۱۹۴۹ء میں مشترکہ میں اسرائیل کی تحریک کو قبولیت سے نوازا۔

پڑھنی پھر کہا پانی اور کچھ کھانے کے لئے
لاد، اس شخص نے عرض کیا کہ جہاں پناہ ہے
اس فقیر کے گھر میں آپے لافٹ لکھ دا کہاں
پھر عجمی و مسرتے گا حاضر کوتاہوں، دہ

کوتاہوں کی اگر آپنے اس تلوار سے اس
دش کو نہ دھویا تو اس قیامت کے روز
دامن گیر ہوں گا، سلطان محمود بنی ہیث
اور شاہی حیثیت جو شہ میں آگئی اس نے
شخص سے کافی پیشی ہوئی آواز میں دریافت
کیا کہ کیا وہ خبیث اس وقت ملے گا۔ اس
فریادی شخص نے جانبیا کہ اب تعلقات زیادہ
لذتچکی ہے جلا گیا ہو گا۔ مگر وہ پھر آئیکا،
سلطان نے کہا کہ اچھا، اب وہ جانش کرنے
آنے بھے ذرا خبر کرو، وہ جانش کرنے
مڑا ہی تھا کہ سلطان نے اسے روک کر
اپنے پہرے داروں کو بلدا کہ اس کا تعارف
کرایا اور کہا کہ جس وقت یہ شخص مجھ سے
ملنے آئے بلاتوفن اس کو میرے پاس
پہونچا دو، پھر سلطان نے اسے الگ کیا جاکر
کہا کہ اگر پہرہ دار تمہیں میرے پاس نہ ہوئی میں
تو تم اس تھر کی پرماں کو ہلی آواز سے تجھے
آواز دینا میں فوراً تھلک ساتھ چلنے کیلئے
تیار ہو جاؤں تاکہ یہیں بذات خود تھا رے
ساتھ انصاف کر دو، وہ شخص میرے
روزشاہی محل پہونچا، پہرہ داروں نے بتایا
کہ سلطان یہاں موجود نہیں ہیں وہ شخص
سلطان کی نشان زدہ جلد پر پہونچ کر
آواز دی تو سلطان تلوار لئے ہوئے اس
کے ساتھ ہوئی، لگنر پہونچ کر اس شخص نے وہ
جلگہ بتائی جہاں وہ خواب خرگوش کے منے
لے رہا ہے، سلطان محمود نے اس خبیث
انسان کو تلوار کی ایک ضرب سے کیفر کو دار
کو پہونچا دیا، اس کے بعد اس مظلوم
دار میں شخص سے کہا اب تو تمہیں محدود
شکایت نہیں ہے گی؟ اس کے بعد
سلطان نے صاحب امن کیا اور دور کعت نماز

مُسْلِم بادشاہیں اور عالم مسلم ان کا
عدل و انصاف حرف نضا، عدالت اور
پکجہم لوں اور دعویٰ دائر کرنے والوں تک
ہی محدود نہیں رہا بلکہ انھوں نے علم و نازنی
کی خبر پا کر انصاف و عدل قائم کیا اور ظلم
کو سزا دی، خواہ ظلم کرنے والا خود اپنا قریب
ترین عذریزاد رشتہ دار کیوں نہ ہوں، ان کے
بیتِ نظر اور شادر بانی رہا:

وَإِذَا قَلَمْرَفْعَادَ لَنَا، وَلَوْكَانْ ذَا قَرْبَى
أَوْ رَجَبْ تَمْ كُلَّيْ بَاتْ كَبُوْلْ وَعَدْلْ وَانْصَافْ
كَوْدْ خَواهْ وَهَرْشَتَهْ دَارِيْ ہُو، اور حضور اکرمؐ کَهْ
وَهَشْہُورْ خَطْبَنْجَسْ مِیں آپؐ نے فرمایا تھا
”ولَرْ سَرْقَتْ فَاطِمَهْ بَنْتْ مُحَمَّدْ عَلَیْهِ السَّلَامُ
لَفَطَعْتْ يَدَهَا“

اگر فاطمہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی میٹی چوری
کو تیس تویں ان کا بھی باختہ کاٹ دیتا۔
انھیں اصولوں کی روشنی میں مسلم بادشاہی
اور مسلمان تقاضیوں اور عمل ارنے معاشرہ
میں انصاف کو قائم رکھا اور ظلم کا ازالہ کیا۔
معز فارمین! حضرت فاروق عظیمؐ
کا دورِ خلافت ہے، انھیں اطلاع دی جائی
ہے کہ ایک صاحب اپنے کھیت میں پانی
کی نالیے جانا چاہتے ہیں جو ایک دسرے
صاحب کے کھیت سے لُذ رکھا یا لگلی، پھرے
صاحب کا فائدہ ہے اور دوسرا صاحب
کے کھیت کو اس سے کوئی نفع صاحب نہیں ہے
آپ دونوں صاحجان کو بلوتے ہیں اور واقعہ

معلوم کرتے ہیں، دوسرے صاحب نالی گذرنے کی اجازت دینے سے انکار کرتے ہیں کہ میرا کھیت ہے میں اس سی سے نالی گذرنے نہیں دوں گا، امیر المؤمنین فرماتے ہیں کہ کیا اس میں تمھارا لوئی نقصان بے جواب دیتے ہیں کہ نقصان تو نہیں ہے مگر یہ نالی گذرنے نہیں دوں گا، حضرت امیر المؤمنین نے فرمایا کہ جب تمھارا نقصان نہیں اور تمہارے پڑوسی کا نعامدہ ہے تو نالی گذرنے کی اجازت دے دو، انھوں نے چھر بھی انکار کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کہ خدا کی قسم نالی گذرنے کی خواہ وہ تمھارے پیٹ پر سے گذسے، اور کھیت میں سے پانی گذرنے کا فیصلہ فرمایا:

پانچویں صدی ہجری میں شرق اسلام کے ملکے میں ایک مسلمان

دعا میر

تعریف حیات کے ایک قدم
محمد فرقان حب کا ایک
کے بعد ۲۰ رمضان المبارک
مارچ ۱۹۹۱ء بروز
ہو گیا ہے مرحوم کے پستان
علاءہ دولاۃ کے اور تین
قارئین تعریف حیات
دعا و مغفرت کی درخواست
لکھنے اور
لار کے
نہ کرنا زاد ہو
در شادی
ایک ایسے
جس کی
ہے۔
کا عنان



جس کی
ر مقیم ہو
کے اندر
اپنے کو
اور ابلدی خاص کے نام خدا
محب کے عرب قوم پرستی کو
بات ہی لٹھے۔
دفعہ ۳۲ — میں طبقاً
مکمل طور سے ختم کرنے کی
کگئی ہے۔ ربانی

یہ اخیس آزادی و خود مختاری حاصل ہو
اسی بنابر حزب البعث العربی (زا) عالمی
عرب کو ایک اتوٹ سیاسی و اقتصادی وحدت
شمار کرتی ہے اور کسی عرب ملک کے لئے
یہ ممکن نہیں کہ دوسرے عرب ملکے
مگ ہو کر زندگی کے تقاضے کی تنگیں کے
(۲) عرب قوم ایک ثقافتی وحدت سے
خواہ ان کے درمیان صتنی تقسیمیں
مرد و ماضی اس سے میں ہیں اور لا وحدان

کے موضوع پر ۲۱ دفعات اور تھارہ جا پائیں۔
کے عنوان سے تین دفعات ہیں، پارٹی کی
اقتصادی پائیسی کو بارہ دفعات میں درج
کیا گیا ہے۔

البعث العربی نے چون کرنے والی
اشتراكی انسان کی تعمیر و تشکیل کا انصراف دیا،
اس لئے خاندان، شادی اور ارزدواجی زندگی
کو دفعہ ۲۸ کے تحت درج کر کے تین
بندس اور دفعہ ۳۷ کے تحت کام کو یچھبندے

دفعہ ۱۰ عرب وہ ہے
زبان عربی ہوا اور عرب سر زمین پر
پادماں زندگی بس کرنے کی اس
آزادی ہو، اور عربوں کی طرف
غوب کرنے پر فخر کرے۔

دفعہ ۱۱ — جو شخص عربوں کے
لئے اسلامی، جماعتی اور گروہ دہ بہ
دھوت دے گا اس کو عالم عرب
دیا جائے گا۔

مکالمہ
سے نکل

کھم سے بھر دیا تین اسفا
 نے ایسے بھی کئے کہ اسمیت
 مرشد محترم سید ابو حسن علی
 کے ساتھ مولانا نامنٹ ادا
 آ دری ناگور بھی ہوئی
 نہنا زدیعہ
 بہم آمنی
 پختہ میں
 اکل، نسلی،
 لے۔

اک کو خاڑ
کا۔
ہی مرتدار
اس لئے
مصالح
کے کام
کو خاڑ
کا۔
کو شروع کرنے میں حضرت
سایہ ہم پر جبریل کے پرد
ہمیں بار بار راہ سمجھاتے
دیتے ہے تھیں مجھی خور

بھی حوب در مائے۔
میں کیا مرض کو
ملت کے حالات جس رخ
امیر شریعت ”کی چھتری ہے
لی گئی۔ اب صرف دعا ہے
پارٹی ایک
من ہے
مت کی

اللہ سے مانگ سے ہے
 تو آپ کے پاس چلے گئے
 منت اللہ سے محروم ہے
 جو نے والی جو شخصیت آئے
 ہمارے لئے کھڑی کر دیں
 وَاجْعَلْ لِنَا مِنْ لَدُنْ

ل عرب
ل كامقعد
ل ك سرمه

یہ اخیس آزادی و خود مختاری حاصل ہو
اسی بنابر حزب البعث العربی (زا) عالمی
عرب کو ایک اتوٹ سیاسی و اقتصادی وحدت
شمار کرتی ہے اور کسی عرب ملک کے لئے
یہ ممکن نہیں کہ دوسرے عرب ملکے
مگ بھوکر زندگی کے تقاضے کی شکل کے
(۲) عرب قوم ایک ثقافتی وحدت سے
خواہ ان کے درمیان صتنی تقسیمیں
ہیں وہ صارضی ہیں جیسے ہی عرب کا وحدت
شہر کا تقسیم ختم ہو جائے

دفعہ ۱۵ — قومی راستہ سی وہ ت
بندیں اور دفعہ ۱۶ کے تحت کام کو چھپنے
یہی ذکر کی گا۔ دفعہ ۱۷ کا عنوان نے معافہ

البعث العربی نے چون کرنے والی
اشتراكی انسان کی تعمیر و تشکیل کا انصراف دیا،
اس لئے خاندان، شادی اور ازاد دو ابھی زندگی
کو دفعہ ۱۸ کے تحت درج کر کے اے تین
زندگیں اور دفعہ ۱۹ کے تحت کام کو چھپنے
دیا جائے گا۔

دفعہ ۱۱ — جو شخص عربوں کے
لئے اسلامی، جماعتی اور گروہ دہ بہ
دھوت دے گا اس کو عالم عرب
دفعہ ۱۰ — عربوں کی طرف
غوب کرنے پر فخر کرے۔

دفعہ ۹ — زبان عربی ہوا اور عرب سر زمین پر
پادماں زندگی بس کرنے کی اس
آزادی ہو، اور عربوں کی طرف
دفعہ ۸ — عرب دہ بہ

ہے جو حرب شہرلوں کے درمیان پیدا کرتا ہے اور انھیں ایک سماں مددال کر تمام مدد ہبھی جماحتی، تباہ اور علاقائی علیکیتوں کو مٹا دیتا۔ دفعہ ۲۲ - مروں کے قومی مصداقی میں میر نظر رکھا جائے۔ دفعہ ۲۳ - چوں کہ حرب عوام اور حکومت کا سرچشمہ اور مرکز ہے لذتِ حرب ملکوں نے اگر عرب کا خداوند کیا ہے اس کی سکھی

کی ثقافت؛ اس کی شرح چار بند میں کی گئی ہے، دفعہ ۲۴ میں تمام طبقائی تفاصیل کو ختم کرنے کی بات بھی گئی ہے۔ آخری عنوان تعلیم و تربیت سے متعلق ہے جو پانچ دفعات پر مشتمل ہے۔ آخر یہ میں کہ حزب ایجڑت العربی کے بنیادی اصول اور عام اصول مبادی میں کوئی تحریم نہیں ہوگی، البتہ دستور کے بغیر دفعات میں دو تہائی ارکان کی مرضی سے ترمیم

و سورہ سیدارہ ہوہا یہ بیس مم ہو جائیں۔ ۱۲) عالم عربی مروں کا ہے۔ اس کے عواملات میں تصرف کرنے کا حق صرف مروں کو ہے وہی اس کی قدرتی معدنیات اور زمینی دود کو جس طرح چاہیں تصرف میں لائیں۔

دوسرے بنیادی مقصد

حرب تربیت کا شخص و اعتبار۔ مروں کے اندر ایسی روشن و جیسا تابناک حصہ صیات ہیں جو ان کی مسلسل جدوجہ

یہ بھی ہے۔

- ۱۔ دستور کی تمام اڑالیس دفعات میں چند اہم دفعات کا خلاصہ اس طرح ہے۔
- ۲۔ عرب سو شش پارٹی اس بات پر ایمان دلیقین رکھتی ہے کہ عرب قومیت ایک ابدی اور زندہ حقیقت ہے اور قومی شعور ہی فرد کو اپنی قوم سے مر بوط و مستحکم رکھ سکتا ہے۔ یہ ایسا مقدس شعور و احساس ہے جو تخلیقِ دنلوں سے بھر پور ہے، اس سے تربانی دایشار اور ذمے داری کا جذبہ دنلوں میں پیدا ہوتا ہے اور پارٹی جس قومی فلکی طرف لوگوں کو دھوت دیتی ہے وہ یہ ہے کہ عرب آزاد اور متحد ہو جائیں۔

بحدت اور نادرہ کاری اور تجدید ترقی کی بھروسہ صلاحیت موجود ہے، فرد کی آزادی کے ساتھ قومی ترقی اور مصالح دنلوں کے درمیان فواز اور تناسب بھی موجود ہے۔ اس لئے حزب النبعث العربی :

- ۱۔ اخبارِ خیال کی آزادی، اجتماعی زندگی، حقیقت اور فن کو تقدیر کا درجہ دیتا ہے۔ کسی بھی حکومت کے لئے یہ ممکن نہیں کہ ان میں کوئی نکمی کرے۔ شخص بھی عرب قومیت کی ترقی کے لئے جس تدریجی سے اسکی قادریت کی نگاہ میں اس کو احترام کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔

عرب قوم کا پیغام
عرب قوم ایک ایسے ابدی پیغام کے
حامل قدم ہے جو تاریخ کے مختلف مراحل
سے مل اور نئی نئی شکلوں میں ظاہر ہوتی
رہی ہے۔ اس کا بنیادی مقصد انسانی اقدار
کی تحریر اور اشری ترقیوں کی حوصلہ افزائی
اور مختلف قوموں کے درمیان تعاون و
بھروسائی کو پروان چڑھاتا ہے۔

